فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر اور بیوی ایک پیر کے مرید ہو گئے، کیا نکاح پر کچھ اثر پڑا؟

جواب: اس سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

سوال: جو بیوی شوہر کی نافرمان ہو، کیا اس کے نکاح میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے؟

جواب: شوہر کی نافرمانی کرنے والی بیوی سخت گناہ گار ہے، مگر اس سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: جو عورت کھلم کھلا زنا کرتی ہے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: جو عورت بدعت کا ارتکاب کرے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: بدعت سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: جو اپنی بیوی سے زنا کا پیشہ کروائے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: زنا کی کمائی حرام ہے۔ اس پر سخت مذمت آئی ہے، مگر اس سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔ یہ دیوث ہے۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا؛ ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد : 6180، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

''رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567)

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

''کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔''

(صحيح مسلم : 1568)

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

''رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

''کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔''

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 426/4)

سوال: کیا نکاح میں عورت ولی بن سکتی ہے؟

جواب: نکاح میں عورت ولی نہیں بن سکتی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ .

''عورت کسی اور کا یا اپنا نکاح نہیں کر سکتی، اپنا نکاح خود کرنے والی زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ٢٢٨/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنُ وَلِيِّهَا .

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت

اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ٣٥٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو''صحیح'' کہا ہے۔

(اتّحاف المَهرة : ٥٦٦/١٥)

✿ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

''اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ ثابت نہیں۔''(فتح الباري : ١٨٧/٩)

✿ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

لَا تَعْقِدُ امْرَأَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ فِي نَفْسِهَا، وَلَا فِي غَيْرِهَا .

''عورت اپنا یا کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١١٣/٧، وسندهٗ حسنٌ)

✿ مشہور تابعی امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ .

''کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٣٤/٢/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) نکاح میں ولی کی اجازت شرط ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس کی دلیل قرآن وسنت میں بارہا مقامات پر موجود ہے، یہی صحابہ کی عادت تھی، مرد ہی عورتوں کا نکاح کرتے تھے، یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ (اس دور

میں) کسی عورت نے اپنا نکاح خود کر لیا ہو ، اسی بات سے نکاح اور ناجائز آشنائی والیوں میں فرق ہوتا ہے۔''(مجموع الفتاویٰ : ۱۳۱/۳۲)

علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ النِّكَاحَ لَا يَصِحُّ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَّلَا تَمْلِكُ الْمَرْأَةُ تَزْوِيجَ نَفْسِهَا وَلَا غَيْرِهَا وَلَا تَوْكِيلَ غَيْرِ وَلِيِّهَا فِي تَزْوِيجِهَا، فَإِنْ فَعَلَتْ لَمْ يَصِحَّ النِّكَاحُ .

''ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں ، نہ ہی عورت اپنا یا کسی اور عورت کا نکاح کر سکتی ہے، نہ اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو اپنے نکاح کی ذمہ داری دے سکتی ہے، اگر ایسا کرے گی تو نکاح درست نہ ہوگا۔''(المغني : ۱٤۹/٦)

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نکاح میں ولی کی اجازت شرط ہونے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نکاح میں ولی کی جو شرط لگائی گئی ہے، اس میں ولیوں کی شان کو بلند کرتا ہے اور عورتوں کا نکاح کے ساتھ منفرد ہونا یہ ان کی رسوائی ہے، جس کا باعث قلتِ حیاء، مردوں پر برجستہ ہونا اور ان کی پروانہ کرنا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ نکاح کو بدکاری سے تشہیر کے ساتھ جدا کیا جائے اور اس تشہیر میں سب سے زیادہ حق دار چیز ولیوں کا حاضر ہونا ہے۔''(حجة الله البالغة : ۱۲۷/۲)

اعتراض:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

''انہوں نے حفصہ بنتِ عبدالرحمٰن کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا، جبکہ

عبدالرحمٰن شام کے سفر پر تھے، جب وہ آئے تو کہنے لگے، کیا میرے جیسے شخص کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے؟ کیا میرے جیسے شخص کے مشورے کے بغیر کام کیا گیا ہے؟ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر سے بات کی، منذر نے کہا: یہ کام عبدالرحمٰن کے بعد ہوا تھا، عبدالرحمٰن نے کہا: میں اس معاملے کو رد نہیں کر سکتا، جسے آپ نے طے کر دیا ہے، لہٰذا حفصہ، منذر کے ہاں ہی رہیں اور یہ طلاق نہ ہوئی۔''

(موطأ الإمام مالك : ٥٥٥/٢، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١١٢/٧ـ١١٣، وسندهٗ صحيحٌ)

جواب:

یہ معاملہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے اور مشورے سے طے پایا تھا، اس لیے نکاح کی نسبت ان کی طرف کر دی گئی ہے، ولی کوئی اور ہوگا، کیونکہ ایک عورت دوسری عورت کی ولی نہیں بن سکتی، اس میں اشارہ تک نہیں ملتا کہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا تھا۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ حدیث میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود نکاح کیا تھا، احتمال ہے کہ مذکورہ لڑکی بیوہ ہو اور وہ ہم سر رشتے کے سپرد کر دی گئی اس حال میں کہ اس کا باپ غائب تھا، چنانچہ ولایت دور والے ولی یا حاکمِ وقت کی طرف منتقل ہو گئی۔'' (فتح الباري : ١٨٦/٩)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس سے مراد یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نکاح کا بندوبست کیا تھا، جبکہ نکاح کا ولی وہ نہیں بنی تھیں، مگر (اس بندوبست کی وجہ سے) نکاح کی نسبت

ان کی طرف کر دی گئی، کیونکہ وہ اس نکاح کے بندوبست میں شریک تھیں اور نکاح کا بندوبست کرنا یہ اس نکاح کے اسباب میں سے ہے، (لہٰذا سبب بننے والے کی طرف نسبت ہوگئی۔'' (السنن الکبریٰ للبیهقي : ٤/١١٣)

ثابت ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی روایت کے خلاف کچھ نہیں کیا، والحمد للہ!

تنبیہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّهُ أَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بِرَضَاهَا .

''آپ نے ایک عورت کا بغیر ولی کے نکاح جائز قرار دیا، اس کی ماں نے اس کی رضامندی سے نکاح کیا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٤/١٣٢/٢، سنن سعيد بن منصور : ٥٨٠)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① راوی مبہم اور مجہول ہے۔

② یہ قرآن و حدیث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے بھی خلاف ہے۔

(سوال): نابالغہ لڑکی کے عصبہ رشتہ داروں میں سے کوئی موجود نہیں، صرف ذوی الارحام میں علاتی ماموں اور ایک حقیقی خالہ ہے، حق ولایت کسے حاصل ہوگا؟

(جواب): علاتی ماموں لڑکی کا ولی بنے گا۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

(سوال): نکاح میں ولایت سے کیا مراد ہے؟

(جواب): لڑکی کے نکاح کرنے کے متعلق جو اختیار شریعت نے ولی کو سونپا ہے، ولایت کہلاتا ہے۔

(سوال): چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو ولی بنانا کیسا ہے؟

(جواب): کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔ ماں بھی بیٹی کی ولی نہیں بن سکتی، لہٰذا ولایت چچا کو حاصل ہوگی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ۳۵۳۹، وسندہٗ صحیحٌ)

(سوال): ماں اور علاتی بھائی میں سے ولایت کسے حاصل ہے؟

(جواب): ماں کو ولایت حاصل نہیں، علاتی بھائی ولی بنے گا۔

(سوال): باپ کی موجودگی میں چچا کو ولی بنانا کیسا ہے؟

(جواب): باپ کی موجودگی میں چچا ولی نہیں بن سکتا۔

(سوال): کیا باپ کی موجودگی میں دادا ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نہیں بن سکتا۔

(سوال): کیا بڑے بھائی کی موجودگی میں چھوٹا بھائی ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): کیا دادی ولی بن سکتی ہے؟

(جواب): کوئی عورت ولی نہیں بن سکتی۔

(سوال): جس عورت کا کوئی قریبی مرد نہ ہو، تو اس کا ولی کون ہے؟

(جواب): علاقے کا قاضی یا معتبر عالم اس کا ولی ہوگا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث کی رو سے کہا جا سکتا ہے کہ جس عورت کے رشتہ داروں میں کوئی مرد نہ ہو، تو قاضی، حاکم یا معتبر عالم دین اس کا ولی بن سکتا ہے۔

(سوال): بھائیوں کی موجودگی میں ماں کا ولی بننا کیسا ہے؟

(جواب): عورت کو ولایت حاصل نہیں، خواہ وہ لڑکی کی ماں ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو ولایت حاصل نہ ہوگی۔

(سوال): کیا بالغہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): نہیں کر سکتی، ولی کی اجازت شرط ہے۔

❀ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میری طرف میری ایک بہن سے نکاح کے لیے پیغام آئے، میرا ایک چچا زاد بھی آیا، میں نے اس سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، پھر اس نے اسے رجعی طلاق دے دی، پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ اس کی عدت پوری ہو گئی، جب میری طرف (دوسرے لوگوں کی طرف سے) نکاح کے پیغام آنے لگے، تو وہ بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں کبھی اپنی بہن کا نکاح تجھ سے نہیں کرے گا۔ میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ......﴾ پھر میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اسی سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 5130، سنن أبي داوٗد: 2087، واللّفظ لهٗ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں، کیونکہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ (طلاق یافتہ) تھی، اگر معاملہ نکاح اسی کے ہاتھ میں ہوتا، تو وہ خود اپنا نکاح کر لیتی اور اپنے ولی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی محتاج نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ولیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (ان کو اپنے

سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو)، لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ معاملہ نکاح ولیوں کے ہاتھ میں ہے، ہاں عورتوں کی رضامندی بھی ضروری ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث :2981)

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں واضح دلیل موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کا اختیار اولیا کو سونپا ہے، نہ کہ خود عورتوں کو، نیز دلیل ہے کہ نکاح کا کچھ بھی اختیار خواتین، خواہ وہ شوہر دیدہ ہی ہوں، کو حاصل نہیں ہے۔''

(المستدرك للحاكم، تحت الحديث : 2719)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جاہلیت میں نکاح کی صورتیں بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

''دورِ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے، ان میں سے ایک تو وہی ہے جو آج لوگ اختیار کرتے ہیں، یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی زیرِ ولایت عورت یا بیٹی کے بارے میں پیغامِ نکاح بھیجتا، پھر اس عورت کو حق مہر دے کر اس سے نکاح کر لیتا۔۔۔۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق دے کر مبعوث فرمائے گئے تو آپ نے جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو لوگ آج کرتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : ٥١٢٧)

امامِ بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث میں موجود إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ کے الفاظ سے ثابت کیا ہے کہ ولی کی اجازت نکاح میں ضروری ہے، کیونکہ جس نکاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا ہے، اس کا انداز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی بیان کیا ہے کہ ولی خود عورت کا

نکاح کرے۔

(سوال): نابالغ لڑکے کا نکاح کون کرے؟

(جواب): بلوغت سے پہلے نکاح ہوسکتا ہے، مگر اس صورت میں ایجاب وقبول لڑکے کا ولی کرے گا اور بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

(سوال): اگر باپ اجازت دے دے، تو نانا یا دادا لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب): ولی باپ ہی ہوگا، مگر وہ کسی کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔

(سوال): سولہ سالہ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے جبراً کر دیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک لڑکی راضی نہ ہو، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لڑکی اپنے والد کے کیے گئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

(سوال): سگے بھائی اور سوتیلے باپ میں سے ولی کون بنے گا؟

(جواب): حقیقی بھائی ولی بنے گا۔

(سوال): کیا عاقلہ بالغہ کفو میں اپنا نکاح خود کر سکتی ہے؟

(جواب): جب تک ولی کی اجازت نہیں، اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): کیا چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): کیا شوہر دیدہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے؟

(جواب): لڑکی باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، بغیر ولی کے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر وہ ولی کی اجازت یا رضامندی کے بغیر نکاح کرے، تو وہ نکاح باطل ہوگا۔

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ.

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، ولی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(السنن الکبریٰ للبیهقي: ۱۱۱/۷، وسندهٗ صحیحٌ)

یہاں باکرہ اور شوہر دیدہ دونوں عورتیں مراد ہیں۔

(سوال): بیوہ نے اپنا نکاح خود کر لیا، ولی راضی نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح منعقد نہ ہوا، ولی کی اجازت اور رضامندی ہر عورت کے لیے ضروری ہے، خواہ وہ باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، بالغہ ہو یا نابالغہ۔

(سوال): کیا بالغ لڑکے کو نکاح کے لیے باپ کی اجازت شرط ہے؟

(جواب): بالغ لڑکا اگر باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے، لڑکے کے لیے باپ سے اجازت لینا شرط نہیں۔

(سوال): کیا نابالغہ بلوغت کے بعد ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

(جواب): کر سکتی ہے۔

(سوال): ولی دوسومیل کی دوری پر ہے، ماں نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک ولی کی اجازت نہ ہو، نکاح منعقد نہ ہوگا۔ بیٹی کا نکاح ماں نہیں کر سکتی، کیونکہ عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، البتہ اگر شوہر اپنا اختیار بیوی کو سونپ دے، تو وہ نکاح کر سکتی ہے۔

(سوال): پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، جب نکاح ہوا ہی ولی کی اجازت کے بغیر، تو وہ منعقد ہی نہیں ہوا، لہٰذا ولی کے رد کرنے سے نکاح کالعدم ہو گیا۔

(سوال): ماں، سوتیلے باپ اور سگے ماموں میں سے ولی کون ہوگا؟

(جواب): سگا ماموں ولی بنے گا۔

(سوال): کیا اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے؟

(جواب): ہر صورت ولی کی اجازت شرط ہے۔

(سوال): ماموں، نانی اور ماں میں سے ولایت کسے حاصل ہے؟

(جواب): ماموں کو۔ عورت کو ولایت حاصل نہیں، خواہ وہ کتنی ہی قریبی ہو۔

(سوال): کیا مرتد باپ لڑکی کا ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): مرتد کو حق ولایت حاصل نہیں۔

(سوال): مرتد تائب ہو کر مسلمان ہو جائے، تو کیا وہ اپنی پہلی بیوی سے زبردستی نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب): زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

(سوال): باپ کی غیر موجودگی میں اجنبی کو لڑکی کا بھائی بنا کر ولی بنایا جا سکتا ہے؟

(جواب): اجنبی کو بھائی بنا کر ولی نہیں بنایا جا سکتا۔

(سوال): بھائی کی موجودگی میں ماں نے نکاح کر دیا، بھائی نے کچھ اعتراض نہ کیا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب): اگر بھائی راضی ہے، تو نکاح منعقد ہوا، ورنہ نہیں۔

(سوال): چودہ سالہ لڑکی، جو خود کو بالغہ بتاتی ہے، نے دادا کے کیے گئے نکاح کو رد کر دیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): بلوغت کے بعد لڑکی ولی کے نکاح کو رد کر سکتی ہے۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

(سوال): اگر باپ کے علاوہ قریبی ولی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور نکاح سے انکار بھی کرے، تو کیا دور کا ولی لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب): کر سکتا ہے۔

(سوال): چچا کے بیٹے کے ہوتے ہوئے ماں ولی بن سکتی ہے؟

(جواب): ماں کسی صورت ولی نہیں بن سکتی، چچا کا بیٹا ولی بنے گا۔

(سوال): غیر ولی لڑکی کا نکاح کر دے اور ولی خاموش رہے، کیا یہ سکوت اجازت ہے؟

(جواب): ولی کا سکوت اجازت نہیں، یہ نکاح بغیر ولی متصور ہوگا اور باطل ہوگا۔

(سوال): بیوہ نکاح کرنا چاہتی ہے، اس کے بیٹے اور باپ میں سے حق ولایت کسے حاصل ہے؟

(جواب): باپ کو۔

(سوال): دادا کی موجودگی میں ماں کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): کوئی عورت دوسری عورت کے نکاح کی ولی نہیں بن سکتی، دادا ولی بنے گا۔

(سوال): علاتی چچا، بہن اور پھوپھی میں سے ولی کون ہوگا؟

(جواب): علاتی چچا ولی بنے گا۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

(سوال): اگر ولی اچھے رشتے کی اُمید پر بیٹی کا نکاح کرنے سے رکے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اچھے رشتے کی تلاش میں تھوڑی بہت تاخیر ہو سکتی ہے۔

(سوال): دادا کے بیٹے، ماں اور دادی میں ولایت کسے حاصل ہے؟

(جواب): دادا کے بیٹے کو۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

(سوال): ولی نے نابالغہ کی جبراً شادی کر دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بلوغت کے بعد لڑکی وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

(سوال): باپ کی موجودگی میں ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا، مگر باپ نے انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے مردوں کو سونپا ہے، لہٰذا جب تک باپ کی اجازت اور رضامندی نہیں، نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، یہ نکاح باطل ہے۔

(سوال): بیوہ نکاح نہیں کرنا چاہتی، مگر ولی اس کا نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک بیوہ راضی نہیں، اس کا نکاح منعقد نہ ہوگا، کیونکہ نکاح میں ولی کی رضامندی کے ساتھ ساتھ لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے، خواہ لڑکی باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، ہر صورت اس کی رضامندی شرط ہے۔ البتہ شوہر دیدہ کو زیادہ اختیار حاصل ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

''شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(صحیح مسلم :1431)

❁ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا .

''ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔''

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

''بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ وہ خاوندوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے، وہ کہے کہ میں فلاں کو پسند کرتی ہوں اور فلاں کو پسند نہیں کرتی، یہ مراد نہیں کہ عقدِ نکاح اولیاء کی بجائے ان کے ہاتھ میں ہے۔''

(صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : 4087)

(سوال): ولی نے اپنی بالغہ لڑکی سے اجازت لیے بغیر اس کا نکاح کر دیا، کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(جواب): اگر لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔

(سوال): ایک لڑکی کے غیر مرد سے ناجائز تعلقات ہیں، لڑکی نکاح کے لیے راضی نہیں، مگر باپ نے برائی سے بچانے کے لیے اس کا نکاح جبراً کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): گو کہ باپ کا ارادہ اچھا ہے، مگر جب تک لڑکی راضی نہ ہو، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ باپ کو چاہیے کہ پہلے بیٹی کو سمجھا کر راضی کرے۔

(سوال): نابالغ سمجھ کر باپ نے بیٹی کا نکاح کر دیا، مگر لڑکی بالغہ تھی اور اس نے نکاح رد کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح فسخ ہو گیا۔

(سوال): نابالغ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ لڑکے کے باپ کے قبول سے نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب): نکاح ہو گیا، مگر لڑکے اور لڑکے کو بلوغت کے بعد نکاح قائم رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا، جسے خیار بلوغ کہتے ہیں۔

(سوال): لڑکی کا نکاح ماں نے کیا، چچا نے رد کر دیا، بعد میں اجازت دے دی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جب چچا نے بعد میں اجازت دے دی ہے، تو نکاح صحیح ہو گیا۔

(سوال): چچا نے بھتیجی کی شادی غیر کفو میں کر دی، کیا یہ نکاح صحیح ہوا؟

(جواب): اگر لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں، تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

(سوال): بالغ لڑکا لڑکی نے ایجاب وقبول نہیں کیا، بلکہ ان کے والدین نے کیا، تو کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(جواب): یہ نکاح لڑکے اور لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر دونوں نے اپنے اپنے والد کو اجازت دی تھی، یا بعد میں دے دی ہے، تو نکاح منعقد ہو گیا۔

(سوال): لڑکی کے باپ کی موجودگی میں اس کا ماموں نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): لڑکی کا باپ موجود ہے، تو وہ ہی ولی ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا۔

(سوال): ایک بیوہ کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر عدت میں اس کے دیور سے کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح نہیں ہوا، کیونکہ نہ عدت میں نکاح منعقد ہوتا ہے اور نہ بیوہ کی رضامندی کے بغیر۔

(سوال): دادا اور چچا میں سے کون ولی بنے ہے؟

(جواب): دادا ولی بنے گا۔

(سوال): ولی نے نابالغ لڑکی کا نکاح ایک لڑکے سے کیا تھا، بلوغت کے بعد لڑکی نے پہلے نکاح کو فسخ کیے بغیر دوسرے مرد سے شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دوسرا نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ عورت منکوحہ تھی۔ جب تک وہ پہلے نکاح کو فسخ نہیں کرے گی یا پہلا شوہر اسے طلاق نہیں دے گا، وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): کیا باکرہ کا خاموش رہنا اجازت ہے؟

(جواب): باکرہ کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

''شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(صحیح مسلم :1431)

سوال: ایک اجنبی نے باکرہ سے نکاح کے متعلق اجازت چاہی، تو وہ خاموش رہی، کیا یہ خاموشی بھی اجازت ہے؟

جواب: باکرہ کی خاموشی اس کی اجازت ہے، یہ اس صورت میں ہے، جب اجازت لینے والا ولی ہو۔ کوئی اجنبی مرد اگر باکرہ سے اجازتِ نکاح لے اور وہ خاموش رہے، تو یہ اجازت تصور نہ ہوگی، البتہ اگر ولی نے کسی اجنبی کو وکیل مقرر کیا ہو، تو وہ لڑکی سے اجازت لے سکتا ہے اور اس صورت میں باکرہ کی خاموشی اس کی رضامندی تصور کی جائے گی۔

سوال: باپ کی موجودگی میں نانا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: چچا کی موجودگی میں ماموں ولی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بن سکتا۔

سوال: بھائی اور دادا میں سے کون ولی بنے گا؟

جواب: دادا ولی بنے گا، کیونکہ دادا باپ کے حکم میں ہے۔